وخیر جلیس فی الزمان کتاب

میزان

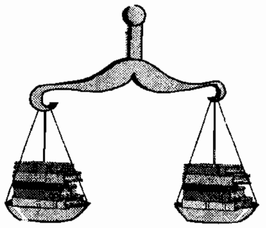

تبصرۂ کتب

نام کتاب: فرہنگِ سیرت

مؤلف: سید فضل الرحمٰن

صفحات: ۳۲۸

ناشر: زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی

قیمت: ۱۵۰/روپے

تبصرہ نگار: ڈاکٹر نثار احمد، کراچی

فرہنگ سیرت زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کی تازہ ترین علمی و تحقیقی پیشکش ہے اور حسب روایت صورت اور سیرت دونوں اعتبار سے شاندار، دیباچے کے مطابق یہ کتاب ''سیرت طیبہ کی ڈکشنری اور لغات ہے''۔ (ص ۲۰) اس کے تمام اندراجات (تعداد میں تین ہزار سے متجاوز) کسی نہ کسی نوع سے نسبت رسالت کے حامل اور بہر طور متعلقات سیرت میں شامل ہیں، جس کی تفصیل جناب مؤلف نے خود (ص ۲۰، ۲۱) بیان کردی ہے۔ علما، فضلا اور صاحبان فکر ونظر کی آرا، جائزے، تجزیے اور تاثرات ابتدائی صفحات میں ہی سامنے آجاتے ہیں اور کتاب کی وقعت بڑھانے کے لئے کافی ہیں۔

کتاب کے مؤلف معروف سیرت نگار جناب سید فضل الرحمٰن صاحب ہیں، جو نہ صرف یہ کہ ''ہادی اعظم ﷺ''، جیسی ضخیم کتاب پیش کرچکے ہیں بلکہ سیرت سے ہی مختص ششماہی مجلّہ ''السیرۃ عالمی'' کے بھی مدیر ہیں، سیرت کے مختلف موضوعات پر شائع ہونے والے مضامین و مقالات اس کے علاوہ ہیں۔ ''احسن البیان فی تفسیر القرآن'' کے نام سے قرآن کریم کی مختصر و جامع اور عام فہم تفسیر بھی (اگرچہ ابھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے، تاہم اب تک چھ جلدیں) ان کے قلم نفیس رقم سے نکل کر عوام و خواص

میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔

فرہنگ سیرت کا موضوع نیا، اس کا اسلوب نگارش عام فہم اور زبان و بیان معیاری ہے، اس کے اندراجات اکثر و بیشتر مختصر ہیں، تاکہ ضخامت حد سے آگے نہ بڑھنے پائے، مگر ضروری معلومات آ گئی ہیں بلکہ بہت سے اندراجات معلومات افزا ہونے کے ساتھ ساتھ روح پرور اور ایمان افروز بھی ہیں، مثلاً باقوم (ص۵۲) ایک رومی معمار کا نام جس نے بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ لیا۔ برک الغماد (ص۵۷) جہاں جناب عبداللہ بن جدعان مدفون ہیں جن کے گھر پر حلف الفضول کا مشہور و معروف معاہدہ طے پایا تھا، یا مثلاً غزۂ بدر میں فرشتوں کی خدائی امداد خوش اعتقادی نہیں عملی طور پر اس کا حیرت انگیز مظاہرہ سائب بن ابی جیش کے ذکر میں موجود، جبکہ انھیں ''ایک گورے رنگ کے لمبے آدمی نے پکڑ اباندھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا۔ فرمانِ نبوی کے مطابق وہ فرشتہ تھا''۔ (ص۴۵) اسی طرح ابو یسر نامی صحابی (رضی اللہ عنہ) کے تحت یہ تفصیل کہ انھوں نے (قریشی لشکر میں شامل) حضرت عباسؓ جیسے قد آور کو ایک فرشتے کی مدد سے گرفتار کیا تھا۔ (ص۳۲۰) یا مثلاً الصادرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کا آب خورہ تھا۔ (ص۱۶۹) وغیرہ وغیرہ

کتاب میں جامعیت کے باوجود بعض اسما، اشیا اور اعلام کا ذکر و اندراج شاید اتفاقاً چھوٹ گیا، جو کتاب سے متبادر ہونے والے سیل رواں میں تشنگی کا احساس دلاتا ہے اور کاش کہ ان کا اندراج بھی ہوتا تو بہت خوب ہوتا اور کتاب کی روشنی اور بڑھ جاتی۔ مثلاً بشارات، خصوصاً بشارت عیسیٰ علیہ السلام جسے خود قرآن نے (الصف، ۶) آپ کے اسم گرامی احمد کے ساتھ محفوظ رکھا ہے۔ اسم گرامی احمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جگہ نہ پاسکا۔ حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام جیسی نمایاں ترین شخصیات کا انفرادی حوالہ مندرج نہ ہوسکا (دین اسلام اور پیغمبر اسلام دونوں ابراہیمی اسماعیلی یادگار ہیں، اور آپ ﷺ اُن ہی کی دعاؤں کے مصداق حقیقی تھے۔ انا دعوۃ ابراھیمؑ) کتاب میں آنحضور ﷺ کے صاحبزادے عبداللہ کا بیان (ص۱۹۱) تو ہے مگر خود آپ ﷺ کے اصلی صلبی باپ عبداللہ بن عبدالمطلب کا نام شاملِ فرہنگ نہیں۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ جناب آمنہ کا تعارف بھی نہیں آسکا۔ نیز واقعہ فیل، عام الفیل (ولادت باسعادت کا سال) سورۃ الفیل، ابابیل اور ابرہۃ الاشرم کے حوالے، جو باب سیرت کے مرکزی حوالے ہیں، مندرج ہونے سے رہ گئے۔

فرہنگ سیرت میں نقشہ جات کی شمولیت، افادیت میں اضافے کا باعث ہے اور واقعات کی صورت آشنائی میں یقیناً مفید و مددگار۔ کتاب میں شامل کئی نقشے بہت اچھے ہیں، لیکن کئی نقشے نظر ثانی اور